اسمگلنگ یعنی چوری چھپے بیرون ملک سے مال منگوانے کا شرعی حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ایک شخص بیرونِ ملک سے زیادہ مقدار میں کپڑا منگواتا ہے، جس پر اسے کسٹم (ٹیکس) بھی زیادہ دینا پڑتا ہے، اگر کسٹم پورا دیا جائے، تو کپڑا بہت مہنگا پڑجاتا ہے اور کچھ فائدہ نہیں ہوتا، اس لئے وہ کسٹم کم کروانے کے لئے اسمگلنگ (باہر ملک سے چوری چھپے مال منگوانے) کے طریقوں میں سے یہ طریقہ اختیار کرتا ہے کہ اگر کپڑا مثلاً سِلک کا ہے، تو سوتی ظاہر کرتا ہے یا اگر کاٹن کی ایک پیکنگ میں دس تھان ہیں، تو پانچ ظاہر کرتا ہے، یوں اسے کافی بچت ہوجاتی ہے، تو اس طرح کاروبار کرنے کا کیا حکم ہے؟

(2) نیز اس طرح کے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کے متعلق بھی حکم بیان کردیں کہ حلال ہے یا حرام؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں ذکر کردہ طریقے کے مطابق **اس شخص کا بیرونِ ملک سے مال منگوانا متعدد وجوہ کی بناء پر ناجائز، حرام اور گناہ ہے**، کہ اس میں جھوٹ، دھوکا دہی، قانونی جرم کے ارتکاب جیسے امور پائے جاتے ہیں۔ لہذا بیرون ملک سے مال منگوانا ہو، تو لازم ہے کہ جھوٹ، دھوکا دہی، رشوت کے لین دین سے مکمل طور پہ بچتے ہوئے جائز قانونی تقاضوں (مطالبوں) کو پورا کرکے ہی مال منگوائیں اور اگر شرعی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرنے سے مال مہنگا پڑتا ہو اور فائدہ نہ ہوتا ہو، تو محض دنیاوی نفع کی خاطر حرام کام کرنے کی بجائے کوئی اور جائز کاروبار تلاش کرلیں، جس میں خلافِ شرع کوئی چیز بھی نہ ہو اور اگر پہلے ایسا کرچکے ہوں، تو توبہ بھی کریں اور اللہ رب العلمین کی ذات پر کامل بھروسہ رکھیں، اس کی برکت سے امید ہے کہ اللہ عزوجل حلال رزق کے لئے بہترین اسباب پیدا فرمادے گا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے جہاں سے ملنے کا گمان تک نہ ہوگا۔

اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ـ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لئے نجارت کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا، جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت 2تا3)

اس آیت کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے:

"ومن يتق الله فيما امره به وترك ما نهاه عنه، يجعل له من امره مخرجا﴿ وَّ یَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ﴾ای: من جهة لا تخطر بباله"

ترجمہ: جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہوئے ان کاموں کو کرے، جن کا اس نے حکم دیا اور جن سے منع کیا انہیں چھوڑ دے، تو اللہ عزوجل وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو، یعنی ایسی جگہ سے، جہاں سے رزق ملنے کا اسے وہم بھی نہ ہوا ہو۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الطلاق، تحت آیت 2 تا 3، جلد 8، صفحہ 146، مطبوعہ بیروت)

جھوٹوں کے بارے میں قرآن کریم میں ہے:

﴿ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ﴾

یعنی پھر ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (پارہ 3، سورۃ آل عمرآن، آیت 61)

جھوٹ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایاکم والکذب، فان الکذب یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا"

ترجمہ: جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جانے کا ذریعہ ہے، کوئی شخص جھوٹ بولتا اور سوچتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی التشدید الکذب، جلد 2، صفحہ 339، مطبوعہ لاھور)

دھوکے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: "من غش فلیس منی" ترجمہ: جس نے دھوکہ دیا، وہ مجھ سے نہیں (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں)۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، جلد 1، صفحہ 70، مطبوعہ کراچی)

فیض القدیر میں ہے: "والغش ستر حال الشئ" یعنی دھوکے سے مراد کسی چیز کی اصل حالت چھپانا ہے۔ (فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 240، مطبوعہ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: غدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔ (فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

رشوت لینا دینا حرام ہے۔ چنانچہ جامع الترمذی میں ہے:

"لعن رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم الراشی والمرتشی"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (جامع الترمذی، جلد 1، صفحہ 248، مطبوعہ کراچی)

مسند بزار اور المعجم الکبیر میں ارشادِ نبوی ہے: "الراشی والمرتشی فی النار" ترجمہ: رشوت لینے اور دینے والے دونوں جہنم میں ہیں۔ (مسند بزار، جلد 3، صفحہ 247، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ)

اپنے آپ کو ذلت پہ پیش کرنا، جائز نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لا ینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ"

ترجمہ : **رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرے۔** (جامع ترمذی، جلد2، صفحہ498، مطبوعہ لاھور)

جائز قانون توڑنا شرعاً منع ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے : کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو، اور جرم کی حد تک پہنچے، شرعاً بھی ناجائز ہوگا، کہ ایسی بات کے لئے جرمِ قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ192، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اسمگلنگ کر کے مال خریدنے بیچنے کے متعلق وقار الفتاوی میں ہے : "اسمگلنگ کرنا یا اسمگلنگ کا مال بیچنا اور خریدنا اس لیے ناجائز ہے کہ یہ ملک کے قانون کے خلاف ہے اور مسلمان کو خلافِ قانون کوئی کام کرنا، جائز نہیں ہے، اس لیے کہ خلافِ قانون کام کرنے سے جب پکڑا جائے گا، تو پہلے جھوٹ بولے گا، اگر جھوٹ سے کام نہ چلا تو رشوت دے گا، رشوت سے بھی کام نہ چلا تو سزا ہوگی، جس میں اس کی بے عزتی ہے۔ مسلمان کوئی ایسا کام ہی نہ کرے جس سے جھوٹ بولنا یا رشوت دینا پڑے یا جس سے اس کی بے عزتی ہو، مگر ایسا کرنے والا گنہگار ہونے کے باوجود مال کا مالک ہو جاتا ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد1، صفحہ252، مطبوعہ کراچی)

(2) اور جہاں تک ایسے کاروبار کی آمدنی کا تعلق ہے، تو اگر کپڑا خریدنے، بیچنے میں خرید و فروخت کی سب شرطیں پائی گئیں، تو اس سے **حاصل ہونے والی آمدنی تو حلال ہوگی، لیکن آمدنی حلال ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایسا کام کرنے کی بھی اجازت ہے**، آمدنی حلال ہونے کے باوجود جب یہ کام کرنا ہی گناہ ہے، تو اس کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی، نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ **گناہ کی نحوست کے سبب روزی سے برکت بھی اٹھالی جاتی ہے۔**

وقار الفتاوی میں ہے : "اسمگلنگ کرنا یا اسمگلنگ کا مال بیچنا اور خریدنا اس لیے ناجائز ہے،۔۔۔ مگر ایسا کرنے والا گنہگار ہونے کے باوجود مال کا مالک ہو جاتا ہے، جبکہ بیع، شریعت کے مطابق ہو، جب مال میں حرمت نہیں آئی، تو اپنا مال ہر کام میں خرچ کر سکتا ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد1، صفحہ252، بزم وقار الدین، کراچی)

گناہ کی نحوست کے سبب برکت اٹھالی جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ ماپ تول کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"فالبرکۃ تحصل فیہ بالکیل لامتثال امر الشارع واذا لم یمتثل الامر فیہ بالاکتیال نزعت منہ لشؤم العصیان"

ترجمہ : **حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے ماپنے سے غلے میں برکت ہوگی اور ماپنے میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کی پیروی نہ کی، تو گناہ کی نحوست کی وجہ سے اُس غلے سے برکت اٹھالی جائے گی۔** (عمدۃ القاری، جلد8، صفحہ413، مطبوعہ ملتان)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابوتراب محمد علی عطاری

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7649

تاریخ اجراء: 19 ربیع الاول 1447ھ/13 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net